ہے۔ زیر نظر کتاب ایک اعتبار سے امریکہ کی اسی مجنونانہ خواہش کا پس منظر واضح کرتی ہے۔ اس کے سرورق پر یہ ضمنی عنوان درج ہے: "انیسویں صدی کے آخر میں دولت عثمانیہ کی داستان زوال"

تاریخ کے طلبہ، خصوصاً اس کتاب کو بہت مفید پائیں گے۔ افسوس ہے قیمت درج نہیں۔ کتاب کے متعدد صفحات (ص ۲۷، ۸۰، ۸، ۱۳، ۱۵۴ وغیرہ) کی طباعت ناقص ہے۔ ص ۳۶ پر آیت قرآنی کا متن درست نہیں ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

اکیسویں صدی کی جانب (دو حصے): مرتبہ: حکیم محمد سعید۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰۔ صفحات اول ۴۰۴، دوم ۴۹۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

حکیم محمد سعید صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ اپنی ہمہ جہت سرگرمیوں کے ذریعے ملک و ملت کے لیے نہایت مفید خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شام ہائے ہمدرد کا انعقاد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ۱۹۹۲ کے لیے شام ہمدرد کا موضوع "اکیسویں صدی کے لیے تیاریاں، صاحبان علم و حکمت کی راہ نمائیاں"، متعین تھا۔ اس حوالے سے تقریباً سوا سو مقالے شام ہمدرد کی مجالس میں پیش ہوئے۔ جنھیں زیر نظر دو جلدوں میں مرتب کر دیا گیا ہے۔ اصحاب علم و دانش، ماہرین تعلیم و سائنس، ماہرین قانون و معیشت، مورخین و معالجین، معلمین، سفرا اور اہل سیاست نے اپنی اپنی دانست کے مطابق یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں اکیسویں صدی کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ بیشتر اصحاب نے نظام تعلیم میں انقلابی اصلاحات، شرح خواندگی میں اضافے، تعلیم بالغاں کی ترویج، سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی، نوجوانوں کی فکری صلاحیتوں کی نشوونما اور سادگی و کفایت شعاری اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ اس کتاب میں شامل مضامین، لکھنے والوں کے زندگی بھر کے مشاہدات، گہرے غور و فکر اور ان کے ذاتی تجربات کے آئینہ دار ہیں۔ یہ مضامین چونکہ مختلف ذہنوں کا نتیجہ فکر ہیں اس لیے خاصے متنوع اور دلچسپ ہیں اور بعض تو پر مغز بھی۔ بیشتر مقالہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ اخلاقی قدروں کا بحران ہی ہمارا اصل مسئلہ ہے۔

اخلاقیات کے مسئلے پر مغربی معاشروں کو مسلم ممالک سے کہیں زیادہ خطرناک صورت حال کا سامنا ہے چنانچہ بعض مقالہ نگاروں نے اہل مغرب کے اس احساس کا ذکر کیا ہے کہ اگر اکیسویں صدی اخلاقی اقدار کو اعتبار و استحکام نہیں بخشتی تو اس کے تمام تخلیقی کارنامے مزید فساد انگیزی کا سبب بنیں گے۔ جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے اس کی فلاح و کامرانی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم اپنے اپنے معاشروں میں معروفات کو ماحول پر غالب کریں، منکرات کا قلع قمع کر دیں اور اس طرح ایک